

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔ (سجده: ۳۲: ۱۷)
بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے یقیناً ان کے لئے جنت الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہا کریں گے جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ
ہی نہ ہوگا۔ (سورہ کہف: ۱۸: ۱۰۸-۱۰۷)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ
جسے اس کے عمل نے سست کر دیا، اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔
(احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابویہریہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۵۷)

فصل: علم اور عمل کی فضیلت

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (۱۰۵-۱۸۷ھ) کہتے ہیں:

إِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الْعِلْمِ الْعَمَلُ وَالْعِلْمُ دَلِيلُ الْعَمَلِ
بیشک علم سے عمل کا ہی ارادہ کیا جاتا ہے اور علم عمل پر رہنمائی کرتا ہے۔
(اقتضاء العلم العمل: ۴۴)

قیامت کے دن حساب

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ
عَنْ عُمْرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ
وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ
وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عِلِمَ

قیامت کے روز ابن آدم کے قدم اس کے رب کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہل سکتے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کر لیا جائے۔
اس کی عمر کے تعلق سے کہ اسے کس چیز میں گنوا یا؟
اور اس کی جوانی کے تعلق سے کہ اسے کہاں گزارا؟
اور اس کے مال کے تعلق سے کہ اسے کہاں سے کمایا؟
اور کہاں خرچ کیا؟

(ترمذی: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۷۹۹)

اور جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟

ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي أَنْ يُقَالَ لِي :

يَا غَوِيْمُرُ، هَلْ عَلِمْتَ؟ فَأَقُولُ: نَعَمْ

فَيَقَالُ لِي: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ؟

بیشک جس چیز کا میں اپنے آپ پر خوف کھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ مجھ سے کہا جائے: اے غویمر! کیا تم جانتے تھے؟ تو میرا جواب ہو: ہاں، پھر مجھ سے کہا جائے: کہ جو کچھ تم نے جانا اس پر کتنا عمل کیا؟ (اقتضاء العلم العمل: ۵۳-۵۵) (شیخ الالبانی کہتے ہیں: اس کی سند حسن موقوف ہے)

۱- علم اور عمل کا ایک ساتھ ہونا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

تَعَلَّمُوا تَعَلَّمُوا فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا

سیکھو، سیکھو اور جب سیکھ لو تو اس پر عمل کرو۔ (اقتضاء العلم العمل: ۱۰) (شیخ الالبانی کہتے ہیں: اس کی سند حسن موقوف ہے)

علم پر عمل کرنے کے فائدے

علم پر عمل کرنا اس کو یاد رکھنے کا سب سے بہترین ذریعہ ہے

سفیان ثوری (۹۷-۱۶۱ھ) کہتے ہیں

الْعِلْمُ يَهْتِفُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ

علم عمل کو آواز دیتا ہے اگر وہ جواب دیتا ہے تو ٹھیک، ورنہ کوچ کر جاتا ہے۔ (جامع بیان العلم: علم پر عمل کرنے سے متعلق جامع اقوال: ۸۱۲)

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

فَالْعَمَلُ بِهِ مِنْ أَعْظَمِ أَسْبَابِ حِفْظِهِ وَتَبَاتِهِ

وَتَرْكُ الْعَمَلِ بِهِ إِضَاعَةٌ لَهُ

علم پر عمل کرنا اسے یاد رکھنے اور اسے مضبوط رکھنے کے اسباب میں سب سے عظیم سبب ہے اور اس پر عمل نہ کرنا اسے ضائع کرنا ہے۔ (مفتاح دار السعادة ج ۱/ ص ۱۷۲)

علم پر عمل کرنا علم میں برکت کا سبب ہے

امام شعی رحمہ اللہ (عامر بن شراحیل ۱۹-۱۰۳ھ) فرماتے ہیں

إِنَّا لَسْنَا بِالْفُقَهَاءِ وَلَكِنَّا سَمِعْنَا الْحَدِيثَ فَرَوَيْنَاهُ

وَلَكِنَّا الْفُقَهَاءَ مَنْ إِذَا عَلِمَ عَمِلَ

ہم فقیہ نہیں ہیں لیکن ہم نے حدیث سنا اور اسے روایت کیا، لیکن فقہاء وہ کہلاتے ہیں جو جانتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔ (اقتضاء العلم العمل: ۱۳۱)

اس شخص کی برائی جو جاننے کے باوجود عمل نہ کرے

عمل کا چھوڑنا جہالت ہے

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں

لَا يَزَالُ الْعَالِمُ جَاهِلًا بِمَا عَلِمَ حَتَّى يَعْمَلَ بِهِ

فَإِذَا عَمِلَ بِهِ كَانَ عَالِمًا

(اقتضاء العلم العمل: ۴۳)

عالم جاننے کے باوجود برابر جاہل کہلاتا ہے یہاں تک کہ اس پر عمل کرے، جب وہ اس پر عمل کرے تو وہ عالم ہے۔

جو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا ہے اس پر علم حجت ہے

ابن عیینہ (۱۰۷-۱۹۸ھ) کہتے ہیں

الْعِلْمُ إِنْ لَمْ يَنْفَعَكَ ضَرَّكَ .

علم اگر تمہیں فائدہ نہ دے تو نقصان دے گا۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں

قُلْتُ : يَعْنِي إِنْ لَمْ يَنْفَعُهُ بِأَنْ يُعْمَلَ بِهِ ضَرُّهُ

بِكُؤْنِهِ حُجَّةً عَلَيْهِ

میں کہتا ہوں: یعنی اگر علم، اسے عمل کے ذریعہ فائدہ نہیں دے گا تو اسے نقصان پہنچائے گا اس اعتبار سے کہ اس کے خلاف وہ حجت ہو جائے گا۔ (اقتضاء العلم العمل: ۸۴)

علم بغیر عمل کے وبال ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُعْمَلُ بِهِ

كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اس علم کی مثال جس پر عمل نہ کیا جائے اس خزانے کی طرح ہے جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔

(اقتضاء العلم العمل: ۱۲، شیخ البانی کہتے ہیں اس کی سند موقوف ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسَى نَفْسَهُ

كَمَثَلِ السَّرَاجِ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ

اس عالم کی مثال جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جائے اس چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کو روشنی پہنچاتا ہے اور اپنے آپ کو جلاتا ہے۔

(طبرانی، المعجم: ۵۸۴۱، صحیح الجامع: ۵۸۴۱)

اس کا انجام جو خطبہ دے اور خود عمل نہ کرے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي عَلَى قَوْمٍ

تَقَرَّضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيطِ مَنْ نَارٍ

كُلَّمَا قُرِضَتْ وَفَتْ

فَقُلْتُ يَا جَبْرِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ

قَالَ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ

وَيَقْرَأُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَلَا يَعْمَلُونَ بِهِ

جس رات مجھے معراج کرائی گئی اس رات ایک قوم سے میرا گذر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی کینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، جب جب ان کا ہونٹ کاٹا جاتا وہ پورا ہو جاتا،

تو میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کی امت کے خطباء ہیں جو وہ کہتے جسے وہ خود نہیں کرتے تھے اور اللہ کی کتاب پڑھتے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔
(شعب الایمان للبیہقی: انس رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۱۲۹)

جو عمل نہ کرے اس کا لوگوں کو نصیحت کرنا کچھ فائدہ نہیں دے گا

امام زہری (محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب الزہری (۵۸-۱۲۴ھ)) کہتے ہیں

لَا يَرْضَيْنَ النَّاسُ قَوْلَ عَالِمٍ لَا يَعْمَلُ وَلَا عَامِلٍ لَا يَعْلَمُ

لوگ اس عالم کے قول سے بالکل بھی راضی نہیں ہوں گے جو عمل نہ کرے اور اس عامل کے عمل سے نہیں راضی ہوں گے جو نہ جانے۔

(اتقواء لعلم لعل: ۱۳-۱۴) (شیخ الالبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کی سند حسن مقطوع ہیں جو امام زہری پر جا کر ختم ہوتی ہے)

فصل: عمل میں کمزوری کے اسباب

اچھی تربیت اور نیک صحبت (ساتھی) کا نہ ہونا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ

كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةٍ جَمْعَاءَ

هَلْ تَحْسُونَ فِيهَا مِنْ جَذَعَاءَ

ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں، باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔ جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جانور صحیح سالم بچہ جنتا ہے، کیا تم نے کوئی

کان کٹا ہوا بچہ بھی دیکھا ہے؟
(مشفق علیہ، ابوداؤد: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح، صحیح الجامع: ۵۷۸۴)

بروں کی صحبت

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

لَا تَمْشِ مَعَ الْفَاجِرِ فَيُعَلِّمَكَ مِنْ فُجُورِهِ

تم کسی فاجر (برے آدمی) کے ساتھ نہ چلو تو وہ تمہیں اس کے بری عادتیں سکھا دے گا۔ (الآداب الشرعیۃ لابن المفلح)

سیکھتے وقت علم کرنے کی نیت نہ ہونا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ

وَيُضَرِّفَ بِهِ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَيْهِ أَذْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ

جو اس مقصد سے علم حاصل کرے کہ علماء کی برابر کرے یا جاہلوں کے ساتھ حجت بازی کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

(ابن ماجہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۶۳۸۲)

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

إِنِّي لَا جِدُ نَعْتَ قَوْمٍ يَتَعَلَّمُونَ لَغَيْرِ الْعَمَلِ وَيَتَفَقَّهُونَ لَغَيْرِ الْعِبَادَةِ وَيَطْلُبُونَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَيَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّانِ وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ فَبِئْسَ مَا يَغْتَرُونَ أَوْ

إِنَّمَا يُخَادِعُونَ فَحَلَفْتُ بِى لَا تَيْحَنَنَّ لَهُمْ فِتْنَةٌ تَتْرُكُ الْحَلِيمَ فِيهَا حَيْرَانٌ

مجھے لوگوں کی ایک عادت معلوم ہے کہ وہ سیکھتے ہیں عمل نہ کرنے کی نیت سے اور دین میں سمجھداری حاصل کرتے ہیں عبادت نہ کرنے کی نیت سے اور آخرت کے عمل کے ذریعہ دنیا طلب کرتے ہیں اور مینڈھے کی چڑیاں پہنتے ہیں اور ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں تو کس چیز سے وہ دھوکہ کھا رہے ہیں اور کسے دھوکہ دے رہے ہیں میں قسم کھاتا ہوں کہ ان کے لئے ایسے فتنہ مقدر ہیں جو ایک بردبار کو اس میں حیران چھوڑ دیں گے۔

(داری: المقدمہ: باب اس بیان میں کہ علم ہی خشیت اور اللہ کا تقویٰ ہے، حسین سلیم اسد: اس کی سند صحیح ہے)

جنت اور جہنم کی تصدیق میں کمزوری

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا جَزَاءُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

(نحل: ۳۱)

اور یقیناً آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے کاش کہ یہ لوگ جانتے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عِرْقًا سَمِينًا أَوْ مَرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ان میں کا کوئی یہ جان لے کہ اسے موٹی ہڈی ملے گی یا دو اچھے پائے ملیں گے تو یقیناً وہ عشاء کی نماز میں بھی حاضر ہوگا۔

(مالک، بخاری: ۶۱۸، نسائی: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۰۷۳)

واجب اعمال کے علاوہ چیزوں کو معمولی سمجھنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلْقَى خَاكَ بَوْجِهِ طَلِقْ

تم کسی بھی بھلی چیز کو حقیر نہ سمجھو، اگرچہ تمہیں اپنے بھائی سے خوش اخلاقی سے ملنا پڑے۔

(احمد، مسلم، ترمذی: ابو ذر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۲۳۵)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ

فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ

وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ

فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ:

انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ

فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ

ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ

بندے سے قیامت کے روز سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہوگی، اگر وہ درست رہی تو وہ فلاح پا گیا اور کامیاب ہو گیا، اور اگر وہی برباد ہو گئی تو وہ رسوا ہوا اور نقصان اٹھایا، اور اگر اس کی فرض عبادتوں میں کوئی کمی رہ جائے گی تو رب عزوجل کہے گا: دیکھو! کیا میرے بندے کی کوئی نغلی عبادت بھی ہے تو اس کے ذریعہ فرض کی کمیوں کو پورا کیا جائے گا، پھر سارے اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۰۲۰)

ٹال مٹول کرنا اور لمبی آرزو رکھنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تَصَدَّقَ

وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَأْمَلُ الْغِنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ

وَلَا تُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا

أَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ كَذَا

سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ تم تندرستی کی حالت میں صدقہ کرو کہ (تم اس مال کو باقی رکھنے کی) خواہش بھی ہو کہ جس سے کچھ سرمایہ جمع ہو جانے کی تمہیں امید ہو اور (اسے خرچ کرنے کی صورت میں) محتاجی کا ڈر ہو، اور اس میں تاخیر نہ کرو کہ جب روح حلق کو پہنچ جائے تو کہنے بیٹھ جاؤ کہ اتنا مال فلاں کے لئے، فلاں کو اتنا مال دے دینا حالانکہ وہ فلاں کا ہو ہی گیا ہے۔ (یعنی تمہارے وارثوں کا)۔

(احمد، متفق علیہ، ابوداؤد، نسائی، ابویہریہ رضی اللہ عنہ) (بخاری: ۲۵۹۷، ۲۷۳۸، داؤد راز) (صحیح الجامع: ۱۱۱۱)

شیطان کا دھوکہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ

يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ

فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ

فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدُهُ كُلُّهَا

فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ

وَالْإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ

جب تم میں سے کوئی سویا ہوا ہوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ خوب اچھی طرح سے لگاتا ہے کہ ابھی بہت رات باقی ہے، پڑا سوتا رہ۔ اگر وہ جاگتا ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو ہر گرہ کھل جاتی ہے تو وہ چست اور خوش مزاج ہو کر صبح کرتا ہے ورنہ بد مزاج سست ہو کر صبح کرتا ہے۔

(احمد، متفق علیہ، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابویہریہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۸۱۰۷)

سستی اور آرام پسندی

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا

فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ

فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا

ثُمَّ خَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا

فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ

فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ

جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو بنایا تو جبرئیل علیہ السلام سے کہا: جاؤ اور اسے دیکھو، تو وہ گئے اور اسے دیکھا پھر لوٹے۔ تو انہوں نے کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم، اس کے بارے میں جو بھی سنے گا اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا، پھر (اللہ نے) اسے ناپسندیدہ چیزوں سے گھیر دیا پھر کہا: اے جبرئیل! جاؤ اور اسے دیکھو، تو وہ گئے اسے دیکھا اور لوٹے، اور کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم، مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی نہ جاسکے گا۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، ابویہریہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۲۱۰)

چند نیکیوں پر بھروسہ کر لینا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ

قَالَ : يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ

قَالَ : يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ

قَالَ : يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ

قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ

قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا ؟

قَالَ : إِذَا يَتَكَلَّمُوا . فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِمًا

کہ نبی ﷺ سواری پر تھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: اے معاذ! انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں، پھر اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: اے معاذ! انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں، پھر اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: اے معاذ! انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو بھی بندہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ مگر اللہ اس پر آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں کہ وہ خوش ہو جائیں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: نہیں، ورنہ وہ لوگ بھروسہ کر لیں گے۔ تو معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی موت کے وقت گناہ سے بچنے کے لئے اس کی خبر دی۔

(احمد، متفق علیہ: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۶۷)

سفیان الثوری (۹۷-۱۶۱ھ) کہتے ہیں

رَضِيَ النَّاسُ بِالْحَدِيثِ وَتَرَكُوا الْعَمَلَ

(اتقواء العلم لعمل: ۱۳۶)

لوگ بات کرنے سے خوش ہیں اور عمل کو چھوڑ دیا ہے۔

امام اوزاعی (عبدالرحمن بن عمرو والاوزاعی (۸۸-۱۵۷ھ)) کہتے ہیں

إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ شَرًّا فَتَحَ عَلَيْهِمُ الْجَدَلَ وَمَنَعَهُمُ الْعَمَلَ

جب اللہ رب العالمین کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان پر لڑائی جھگڑے کو عام کر دیتا ہے اور انہیں عمل سے روک دیتا ہے۔

(اتقواء العلم لعمل: ۱۱۸) (جامع بیان العلم: ۱۰۹۸)